احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 9 اپریل 2003ء 6 صفر 1424 ہجری- 9 شہادت 1382ھش جلد 53-88 نمبر 77

بدھ 9 اپریل 2003ء

تواضع کا نمونہ

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے صحابہ کے درمیان پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھے کہ ان کی وجہ سے کسی کو تنگی ہو۔

(شرح المواھب اللدنیہ زرقانی جلد4 ص263 دار المعرفۃ بیروت- 1993ء)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں-

جن ایام میں حضور گورداسپور مقدمات کی پیروی کے لئے قیام پذیر تھے- ایک روز مولوی یار محمد صاحب قادیان سے گورداسپور پہنچے- اور انہوں نے حضرت اماں جان کی علالت کی خبر دی- مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے پاس ایک گھوڑا تھا- اور وہ اپنا گھوڑا لے کر گورداسپور رہا کرتے تھے- تاکہ اگر ضروری کام پیش آ جائے- تو فوراً سوار ہو کر روانہ ہوں- وہاں کے قیام میں دودھ اور برف کا انتظام بھی ان کے سپرد تھا- غرض مولوی یار محمد صاحب یہ خبر لے کر پہنچے- مفتی فضل الرحمان صاحب کہتے ہیں- کہ میں سویا ہوا تھا- اور خواب میں دیکھتا ہوں- کہ حضرت مسیح موعود میرے پاؤں دبا رہے ہیں- اور میں جلدی میں اٹھا ہوں- اور اپنی پگڑی تلاش کرتا ہوں- ادھر یہ خواب دیکھ رہے تھے- کہ یکا یک انہوں نے محسوس کیا- کہ کوئی شخص پاؤں دبا رہا ہے- انہوں نے زور سے آواز دی- حضرت مسیح موعود نے فرمایا-

میاں فضل الرحمان اٹھو جلدی کام ہے یہ گھبرا کر اٹھے اور انگیٹھی پر اپنی پگڑی تلاش کرنے لگے- اندھیرا تھا- حضرت نے پوچھا- کیا کر رہے ہو- انہوں نے عرض کیا- کہ پگڑی تلاش کرتا ہوں- آپ نے فرمایا- کہ یہ میری پگڑی باندھ لو- مولوی یار محمد صاحب آئے ہیں- والدہ محمود بیمار ہیں- تم فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر جاؤ- میں خط لکھتا ہوں- اور ان کے قلم سے جواب لکھوا کر لاؤ- مفتی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر گھوڑے کے آگے دانہ رکھ دیا- اور تیار ہو گیا- حضرت نے خط ختم کیا- تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے فجر کی ندا دی- میں سوار ہو کر چلا آیا- اور یہ حیرت انگیز امر ہے- میں نہیں جانتا- میرے لئے زمین کس طرح سمٹ گئی- میں قادیان پہنچا- تو نماز ہو رہی تھی- میں نے گھوڑے کو دروازے کے ساتھ کھڑا کیا- اور اوپر جا کر دروازہ کھٹکھٹایا- حضرت اماں جان خود ہی تشریف لائیں- اور میں نے واقعہ عرض کیا- اور خط دے کر کہا- کہ اس کے لفافہ پر ہی جلد حضور اپنی خیریت کی خبر لکھ دیں- چنانچہ حضرت اماں جان نے ایسا ہی کیا اور میں فوراً روانہ ہو گیا- اور میں نہیں جانتا- کیا ہوا- کہ میرا گھوڑا گویا پرواز کرتا ہوا جا رہا تھا- جب گورداسپور پہنچا ہوں- تو نماز ختم ہوئی تھی- حضرت مسیح موعود نے دریافت فرمایا- کہ تم ابھی گئے نہیں- میں نے عرض کیا- کہ جواب لے آیا ہوں- اور یہ کہہ کر وہ لفافہ پیش کر دیا-

آپ ہنستے رہے اور فرمایا کوئی اس کو کیا سمجھے گا مگر یہ معجزہ ہے یہ واقعہ اپنی اعجازی کیفیت کے ساتھ حضرت کی سادگی کی ایک بے نظیر مثال ہے- ایک خادم کو جگانے کے لئے آپ نے اسے کس شفقت سے اٹھانا چاہا- اور اپنی دستار مبارک ہی جھٹ دے دی- کہ یہی باندھ لو- اس واقعہ سے حضور کی حسن معاشرت پر بھی روشنی پڑتی ہے-

(سیرت مسیح موعود از یعقوب علی عرفانی صاحب ص 336)

باپ کی نعمت اور یتیمی کا درد

حضرت شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ

مجھے یاد ہے کہ جب میں بچہ تھا اور اپنا سر باپ کی آغوش میں رکھتا تھا تو میری قدر و منزلت بادشاہوں جیسی ہوتی تھی- اگر میرے جسم پر ایک مکھی تک بیٹھ جاتی تو سب گھر والے پریشان ہو جاتے تھے- جب بچپن ہی میں میرے سر پر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا تو مجھے بچوں کے درد کی خبر ہوئی- یہ درد وہی جان سکتا ہے جس کو یتیمی کا داغ لگا ہو- اے دوست جس بچے کا باپ مر گیا ہو اس کے سر پر ہاتھ رکھ اس کے چہرے سے گرد پونچھ اور اس کے پاؤں سے کانٹا نکال- کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس پر کیسی بپتا پڑی ہے- بے جڑ کا درخت ہرگز تازہ نہیں ہوتا- جب تو کسی یتیم کو اپنے سامنے سر ڈالے دیکھے تو اپنے فرزند کے رخسار پر بوسہ نہ دے- یتیم اگر روتا ہے- تو اس کا ناز کون اٹھاتا ہے- اگر وہ غصہ کرتا ہے- تو اس کو کون برداشت کرتا ہے-

خبردار! یتیم رو نہ پڑے کہ اس کے رونے سے عرش الٰہی کانپ جاتا ہے- محبت سے اس کی آنکھ سے آنسو پونچھ دے اور مہربانی سے اس کے چہرہ سے خاک جھاڑ دے اگر اس کے سر سے سایہ اٹھ گیا تو تو اپنے سائے میں اس کی پرورش کر-"

(حکایات سعدی ص75 مرتبہ طالب ہاشمی شعاع ادب لاہور)

ان یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنے کیلئے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ سے رابطہ کریں-

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ - دار الضیافت ربوہ)

گھروں کی تعمیر کے بارہ میں سیمینار

AAAE ربوہ چیپٹر کے زیر اہتمام مورخہ 13- اپریل 2003ء بروز اتوار انصار اللہ ہال ربوہ میں شام 5-00 بجے گھروں کی تعمیر اور اس سے منسلک مسائل کے بارہ میں سیمینار منعقد ہوگا- تمام ایسے احباب و خواتین جو کہ اپنا گھر بنوانا چاہتے ہیں یا اس کو بہتر کرنا چاہتے ہیں یا گھر بنوانے کے سلسلہ میں مسائل کا شکار ہیں وہ اس خصوصی سیمینار سے ضرور فائدہ اٹھائیں-- (صدر AAAE ربوہ چیپٹر)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1980ء (4)

31 جولائی حضور کی اوسلو ناروے میں آمد۔

جولائی جاپان سے سہ ماہی ''وائس آف اسلام'' کا اجراء۔

کیم اگست حضور نے ناروے کی پہلی بیت الذکر نور اور مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔ یہ یورپ کی آٹھویں اور سکنڈے نیویا کی تیسری بیت الذکر تھی۔

4 اگست ناروے میں مربیان سلسلہ کی کانفرنس سے حضور کا خطاب۔ شام کو حضور ہیگ ہالینڈ پہنچے۔

7 اگست حضور لندن تشریف لے آئے۔

8 اگست حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ میں تحریک فرمائی کہ لندن میں عید گاہ کے لئے جگہ حاصل کی جائے۔

12 اگست حضور نے عید الفطر لندن میں پڑھائی 3 ہزار احمدیوں کی شرکت۔

14 اگست حضور نے لندن میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ چوٹی کے 60 اخبارات و رسائل کے نمائندگان شریک ہوئے۔

15 اگست جورو سیرالیون میں احمدیہ ہسپتال کا افتتاح ہوا۔

17 اگست حضور لندن سے ایمسٹرڈم ہالینڈ پہنچے۔

18 اگست حضور کی ہالینڈ سے نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں آمد۔ ایمسٹرڈم کے ہوائی اڈہ پر روانگی سے قبل وزیر اعظم نے حضور سے ملاقات کی۔

20 اگست حضور نے بیت الذکر ابادان نائیجیریا کا افتتاح فرمایا۔

21 اگست حضور نے احمدیہ پریس کا معائنہ اور مرکزی بیت الذکر لیگوس کا افتتاح فرمایا۔

22 اگست حضور نے نائیجیریا میں احمدی طلبہ کی کلاس سے خطاب فرمایا۔ اس موقع پر 1500 افراد موجود تھے۔

22 اگست حضور نے نائیجیریا میں احمدیہ ہسپتال کے لیبارٹری بلاک کا سنگ بنیاد رکھا اور جمعہ کی نماز الارو کی نئی بیت الذکر میں پڑھائی۔

24,23 اگست سرینگر بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

24 اگست حضور غانا کے دارالحکومت اکرا پہنچے۔ اسی دن حضور نے صدر غانا ہلالمن سے ملاقات کی شام کو نو تعمیر شدہ بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ اور مشن ہاؤس کی زیر تعمیر عمارت کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی اور پھر 7 ہزار احمدیوں سے خطاب فرمایا۔

25 اگست حضور کی کماسی غانا میں آمد۔ اساکورے میں ہسپتال کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی۔

26 اگست کوکوفو نائیجیریا میں حضور نے ہسپتال کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں 10 ہزار افراد سے حضور کا خطاب اور کماسی کی بیت الذکر کی دیوار میں یادگاری تختی نصب فرمائی۔

27 اگست کماسی سے اکرا واپس آتے ہوئے حضور نے احمدیہ ہسپتال سویڈرو کا معائنہ فرمایا۔

رپورٹ: اظہر حسین جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کوریا

جماعت احمدیہ جنوبی کوریا کا آٹھواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کوریا کا آٹھواں سالانہ جلسہ 20، 21 ستمبر کو Uijangbu شہر کے قریب Song Chu کے خوبصورت پارک میں منعقد ہوا۔ پارک کے گیٹ اور ہال تک کے راستہ کو مختلف قسم کے بینرز سے سجایا گیا۔ جلسہ میں شرکت کے لئے دارالحکومت سیول کے علاوہ پوسان، تھیگو، اوئی جنگ بو، انچن، آنسن، نام ینگ جو وغیرہ سے بھی دوست تشریف لائے۔ احمدی دوستوں کے ساتھ کام کرنے والے بعض غیر از جماعت دوست بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

اس موقع پر سب کے لئے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور احباب کی آمد کی وجہ سے لنگر خانہ نے جمعرات سے کام شروع کر دیا تھا۔

پہلا دن

جلسہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ مکرم احسان محمد باجوہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کوریا نے جمعہ پڑھایا۔ نماز جمعہ اور کھانے کے بعد لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب ہوئی۔ جماعت احمدیہ کوریا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ لوائے احمدیت لہرایا گیا۔

جلسہ کی پہلی نشست کا آغاز مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کوریا کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں جلسہ کے اغراض و مقاصد اور احمدی اجتماعات کی امتیازی شان پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد فٹبال کا دلچسپ مقابلہ ہوا جس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ رات کے کھانے کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں تلاوت، نظم و تقاریر شامل تھیں۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

صبح کی سیر کے بعد مقامی کھیل ''جکو'' جو بیڈمنٹن کی طرح نیٹ لگا کر فٹبال کے بال سے پیروں کے ساتھ کھیلا جاتا ہے، کھیلا گیا جو بہت دلچسپ تھا اور دوست بہت محظوظ ہوئے۔

دس بجے دوسرے دن کی پہلی نشست کا آغاز مکرم شیخ محمد اعظم ندیم صاحب نائب صدر کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شیخ صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے حوالہ سے دعوت الی اللہ کے موضوع پر خطاب کیا۔ خطاب کے بعد مکرم خالد محمود ناصر صاحب نے تربیت کے موضوع پر اور مکرم عصمت اللہ صاحب نے امانت داری کے موضوع پر خطاب کیا۔

اس کے بعد ایک دوست مکرم شکیل احمد صاحب بعمر 24 سال جن کا تعلق کراچی سے ہے نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان فرمائے۔ یہ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ اللہ انہیں استقامت عطا فرمائے، آمین۔ پھر مکرم طیب احمد منصور صاحب آف پوسان نے دیگر خدام کے ساتھ مل کر ترانہ 'خدام احمدیت' پرسوز آواز میں سنایا۔ کھانے کے وقفہ کے بعد دیگر ورزشی مقابلے ہوئے۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کا آغاز مکرم احسان محمد باجوہ صاحب کی صدارت میں ہوا۔ انہوں نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اور اختتامی دعا کروائی۔ یوں جماعت احمدیہ کوریا کا دو روزہ سالانہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بابرکت فرمائے اور اس کے بابرکت اثرات کو دائمی فرما دے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 جنوری 2003ء)

جماعت احمدیہ زبان پاک کرنے کی مہم چلائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 4۔فروری 2000ء میں ارشاد فرمایا کہ:۔

''اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ جھوٹے بتوں کو بھی گالیاں نہ دو حالانکہ ان کا کوئی وجود نہیں مگر نادان اور ان کے پوجنے والے غصہ میں آ کر پھر خدا کو گالیاں دیں گے جس کی تمہیں گہری تکلیف پہنچے گی تو اپنے ماں باپ کو گالی دینے سے مراد یہی ہے کہ کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا۔

ہمارا معاشرہ خصوصاً پنجاب میں تو ایسا گند ہے کہ ہر وقت گالیاں دیتے ہیں چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیتے پھرتے ہیں۔ اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ہل چلانے والے زمیندار بیل کے ماں باپ کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں تو اس گندے معاشرے سے ہمیں بہرحال باہر نکلنا ہے جماعت احمدیہ ہے جو زبانوں کو پاک کرنے کی ایک تحریک چلائے اور گلی گلی سے سلام کی آوازیں انہیں مگر گالیاں اور بدعائیں نہ انہیں۔''

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 20 مئی 2000ء ص 3)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تربیت اولاد اور حقوق والدین کے بارہ میں دینی تعلیمات

اولاد کی اعلیٰ تربیت اور حسن سلوک والدین کی خدمت اور حقوق کی ادائیگی پرمنتج ہوگی

خالد محمود شرما صاحب

قسط اول

آج کے مغربی معاشرہ کی طرف نظر دوڑا کر دیکھا جائے تو ہمیں بوڑھے والدین کے لئے اولڈ ہومز یا ہوسٹلز بھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اولاد ان کی خدمت کرے وہ حکومت کے رحم وکرم پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ دوسری طرف چھوٹے بچوں کو دیکھا جائے تو بچے والدین کی شفقت ومحبت حاصل کرنے کی بجائے ڈے کیئر سنٹرز میں دکھائی دیتے ہیں جس کی وجہ سے بچے کی تربیت اس ماحول اور نہج پر نہیں ہورہی کہ وہ اپنے والدین کا احترام اور عزت اس طرح کریں جس طرح کہ خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ان حالات میں جنریشن گیپ کی اصطلاح ایک بہت ہی خطرناک اصطلاح ہے جو قرآنی تعلیمات کو بھلا دینے کے نتیجے میں بدقسمتی سے ترقی یافتہ دنیا کے حصے میں آئی ہے۔ ورنہ قدیم سوسائٹی میں اس کا دور تک کوئی وجود نظر نہیں آتا ایک نئی نسل کا اپنے بزرگوں سے عقیدت واحترام کا رشتہ استوار تھا۔ جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا گیا ان رشتوں میں دراڑیں پڑتی گئیں۔ اور اب یورپ امریکہ میں ایک نسل نے اپنی چھوٹی نسل کے ساتھ محبت کا تعلق چھوڑ دیا ہے اور ان کی تربیت سے غافل ہوگئی ہے۔ اور جب یہ چھوٹی نسل بڑی ہوئی تو اپنی پہلی نسل سے بہت دور ہٹ چکی ہے اور ان کے درمیان فاصلے پیدا ہوگئے ہیں جو نسلاً بعد نسل بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ یہی مناظر اب مشرق میں بھی جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔

خدمت والدین اور دینی تعلیم

آخر ان سب اخلاقی بیماریوں کا کیا علاج ہے؟ اگر ہم نے ان بیماریوں کا جڑ سے خاتمہ نہ کیا تو ہمارے معاشرے کا ناسور بن جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان سارے مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اس کا حل بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

''تیرے رب نے (اس بات) کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں (ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے (ہمیشہ) نرمی سے بات کر۔ اور رحم کے جذبے کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور ان کے لئے دعا کرتے وقت کہا کر (کہ اے) میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی''۔ (بنی اسرائیل آیات 24 تا 25)

یہ بہت ہی پیاری اور جامع دعا ہے جو بہت سی ذمہ داریوں کی طرف جو اولاد کے ذمہ اپنے والدین کے لئے اور والدین کے ذمہ اولاد کی طرف سے عائد ہوتی ہیں ہمیں توجہ دلاتی ہے۔

بچوں کی تربیت کے دینی انداز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

''یہ دعا بہت ہی کامل دعا ہے اور اس کے معنی یہ بنیں گے کہ اے خدا! اگرچہ بظاہر ان کے اعضاء مضمحل ہوچکے ہیں، یہ کمزوری کی طرف لوٹ رہے ہیں طاقت کے بعد ضعف ہوچکا ہے۔ لیکن ضعف کے وقت زیادہ رحم کے ساتھ تربیت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جب میں بچہ تھا تو میرے والدین نے مجھ سے میرے ضعف کی وجہ سے رحم کا سلوک کیا اور ''صغیرا'' کے لفظ نے بتا دیا کہ بڑے ہو کر رحم کا معاملہ اتنا نہیں رہا کرتا۔ جتنا بچپن میں ہوتا ہے۔ بچپن کی کمزوری ہے جو رحم کا تقاضا کرتی ہے۔ بچے کو آپ ایک بات سکھاتے ہیں۔ چلانا سکھائیں تو بار بار وہ گرتا ہے۔ بولنا سکھائیں تو بار بار غلطیاں کرتا ہے۔ تتلاتا ہے، سبق پڑھائیں تو اس کو پڑھا ہوا سبق بار بار بھولتا چلا جاتا ہے۔ لفظ آپ رٹا بھی دیں تو پھر اگلی دفعہ جب سنتے ہیں تو پھر وہی غلطیاں کرنے لگ جاتا ہے۔ بعض دفعہ بچے کو پڑھانا اعصاب شکن ہوتا ہے اور حقیقت میں جب تک رحم کا معاملہ نہ کیا جائے اس وقت تک بچے کی صحیح تعلیم نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ بعض والدین جو جہالت سے حوصلہ چھوڑ بیٹھتے ہیں وہ بچے سے بجائے رحم کے سختی کا معاملہ شروع کر دیتے ہیں اور سختی کے ساتھ بچے کی تربیت ہو نہیں سکتی۔ اس میں بغاوت پیدا ہو جاتی ہے اس میں سخت ردعمل پیدا ہوتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس کی تربیت ہو اس کے اندر بچپن سے نقائص بیٹھ جاتے ہیں۔

پس اس آیت کریمہ نے اس حکمت کو بھی ہمارے سامنے روشن کر دیا کہ وہ والدین جو اچھی تربیت کرنے والے ہوں وہ بچپن میں رحم کے ساتھ تربیت کیا کرتے ہیں اور وہ لوگ جن کو یہ دعا سکھائی گئی ہے وہ کیونکہ دراصل حضرت محمدؐ اور آپ کے ساتھی ہیں آپ کے غلام ہیں اس لئے ان کے والدین سے بہترین توقعات بھی پیش فرمائی گئیں ہیں اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ جس طرح ہمارے والدین بچپن میں ہماری کمزوریوں کے پیش نظر ہم سے سختی کرنے کی بجائے رحمت کا معاملہ کیا کرتے تھے اور تربیت میں بار بار بخشش کا سلوک فرماتے تھے اسی طرح اے خدا اب میرے والدین کمزور ہوچکے ہیں تو ان کی غفلتوں اور کمزوریوں سے درگذر فرما اور ان کے ساتھ بخشش اور رحمت کا سلوک فرما''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں:-

''یہ ایک ایسے صالح معاشرے کی دعا ہے جہاں والدین نے اپنی اولاد سے محض عام سلوک نہیں کیا۔ ذمہ داریاں ہی ادا نہیں کیں بلکہ بے حد رحمت کا سلوک کیا اور ان کی تربیت شفقت سے کی غصے کے ساتھ نہیں کی اور تربیت کے لئے رحمت ضروری ہے۔ یاد رکھیں جہاں جلد بازی میں انسان غصے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اولاد کو مارنے لگ جاتا ہے اس کو گالیاں دینے لگ جاتا ہے وہاں تربیت کا مضمون غائب ہوچکا ہوتا ہے۔ وہاں نفسانی جوش کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور نفسانی جوش سے تربیت نہیں ہوا کرتی''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 1991ء بمقام Nun-Speet ہالینڈ)

بچوں کو مارنا شرک میں داخل ہے

بچوں کو مارنے کے ضمن میں حضرت مسیح موعود نے نہایت ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور اسے شرک کے مترادف قرار دیا ہے۔

ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ آپ کو اس سے بہت تکلیف ہوئی اور انہیں بلا کر درد انگیز تقریر فرمائی اور فرمایا:-

''میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو، تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کیلئے سوز دل سے دعا کرنے کو حزب ٹھہرا لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول کیا گیا ہے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 308)

نیک تربیت کا اہم راز۔ دعا

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی اولاد کے لئے بہت سی مقبول دعاؤں کا ذخیرہ چھوڑا ہے۔ اور اپنی جماعت سے بھی وہ یہی توقع رکھتے ہیں کہ ہم بھی اپنی اولادوں کی تربیت میں دعاؤں کا ہتھیار ہرگز ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

حضرت مسیح موعود اپنی اولاد کے لئے خدا سے التجا کرتے ہیں کہ:-

میری اولاد کو تو ایسی ہی کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرہ تاباں تیرا

عمر دے، رزق دے اور عافیت وصحت بھی
سب سے بڑھ کر یہ کہ پاجائیں وہ عرفاں تیرا

(درثمین)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اوپر بیان کی گئی آیات یعنی بنی اسرائیل 24 تا 25 کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ:-

''وہ رستہ جس پر خدا کے انعام یافتہ لوگ چلا کرتے تھے وہ اپنی اولاد کے لئے صرف رحمت کا سلوک نہیں کیا کرتے تھے۔ ان کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے اور ان کی دعائیں ان کے رحم کے نتیجہ میں ہوتی تھیں کیونکہ رحم کے نتیجے میں وہ خود بعض سختیاں اختیار نہیں کر سکتے تھے۔ بعض جگہ وہ تجاوز نہیں کر سکتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے کہ میں یہاں زبردستی اس کو ٹھیک کر دوں اس کے نتیجہ میں ان کے دل میں درد پیدا ہوتا تھا اور دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوتی تھی''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 1991ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا۔ وقت پر سرسبز ہو جائے گا''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 309)

یہ تو ان امور کا بیان تھا جن میں والدین کو اولاد کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تا کہ وہ ایک نیک نسل کی بنیاد قائم کرسکیں۔ اور پھر ان کی نسلیں ان

کی نیک تربیت کے نتیجہ میں اور ان کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے ہمیشہ خدا تعالیٰ سے اپنے والدین کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتی رہیں۔ اور نیک والدین کی اولاد کو پھر خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:-

''پہلی کتابوں میں اس قسم کا مضمون آیا ہے کہ (نیک اور صالح والدین کی اولاد کی) سات پشت تک رعایت رکھتا ہوں'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ 257)

''حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی متقی کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے نہیں دیکھا''۔
(ملفوظات جلد دوم ص 257)

سورۃ بنی اسرائیل آیات 24 تا 25 میں اولاد کو بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ والدین کے ساتھ نیکی کے برتاؤ کی اتنی بڑی اہمیت ہے کہ توحید کی تعلیم کے بعد دوسرے درجے پر خدا تعالیٰ نے اپنے والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔

صفت ربوبیت کا مظہر۔ والدین

حضرت مسیح موعود ربوبیت کے مظہر والدین اور روحانی مرشد کو قرار دیتے ہیں۔ اور سورۃ بنی اسرائیل (آیت 24) کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ:-

''یعنی خدا نے چاہا ہے کہ کسی دوسرے کی بندگی نہ کرو اور والدین سے احسان کرو۔ حقیقت میں کیسی ربوبیت ہے کہ انسان بچہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس حالت میں ماں کیا کیا خدمات کرتی ہے اور والد اس حالت میں ماں کی مہمات کا کس طرح متکفل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ناتواں مخلوق کی خبر گیری کے دو محل پیدا کر دیئے ہیں اور اپنی محبت کے انوار سے ایک پرتو محبت کا ان میں ڈال دیا۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ کی محبت عارضی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت حقیقی ہے۔ اور جب تک قلوب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا القاء نہ ہو تو کوئی فرد بشر خواہ وہ دوست ہو یا کوئی برابر کے درجہ کا ہو یا کوئی حاکم ہو کسی سے محبت نہیں کر سکتا۔ اور یہ خدا کی کمال ربوبیت کا راز ہے کہ ماں باپ بچوں سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ ان کے تکفل میں ہر قسم کے دکھ شرح صدر سے اٹھاتے ہیں یہاں تک کہ ان کی زندگی کے لئے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ پس خدا تعالیٰ نے تکمیل اخلاق فاضلہ کے لئے رب الناس کے لفظ میں والدین اور مرشد کی طرف ایما فرمایا ہے تا کہ اس مجازی اور مشہور سلسلہ شکر گزاری سے حقیقی رب اور ہادی کی شکر گزاری میں لے لئے جائیں۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 315)

والدین کے ساتھ احسان کا سلوک

ان آیات میں والدین کے ساتھ احسان کا حکم دیا گیا ہے۔ ادائیگی فرض تو ضروری ہے ہی مگر اس کے ساتھ والدین کے تعلق میں احسان کا سلوک لازمی امر ہے۔ کیونکہ جب ہم بچے تھے تو والدین نے ہماری کمزوری کی حالت میں ہم پر احسان کا سلوک کیا تھا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ بھی تو یہ فرماتا ہے کہ ''احسان کی جزاء احسان کے سوا کیا ہو سکتی ہے''۔

اس لئے فرض کی ادائیگی کافی نہیں ہوگی جب تک ہم ان سے احسان کا معاملہ نہ کریں گے اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرنے والے نہیں ہونگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورۃ بنی اسرائیل کی آیات (24 تا 25) کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ:-

''پس جس طرح تمہارے والدین بچپن میں دعاؤں کے ذریعے تم سے اپنی رحمت کا اظہار کرتے تھے تم بھی آخر پر خدا سے یہ دعا کیا کرنا اور اس دعا کو حسن سلوک کے بعد رکھا ہے۔ دیکھیں ''ان پر اپنی رحمت کے پر پھیلا دو، ان کو اپنے پروں کے نیچے لے لو'' ساری بات بظاہر مکمل ہو گئی۔ پھر فرمایا نہیں مکمل ہوئی جب تک یہ دعا ساتھ نہیں کرو گے۔ اس وقت تک تم حقیقت میں احسان کا بدلہ احسان کے ذریعہ نہیں دے سکو گے''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 1991ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:-

''ان کی پرورش دنیاداروں کے لحاظوں سے نہیں بلکہ دلی محبت پیار سے اس طرح کرنا جس طرح پرندے اپنے بچوں کو پروں میں پرورش کے لئے لیتے ہیں اور خدا سے یوں دعائیں مانگنا ''اے میرے رب ان سے اس طرح رحم کا سلوک کر جس طرح انہوں نے میرے لڑکپن میں پرورش فرمائی۔ غرض جیسے والدین تیرے لڑکپن میں تیرے لئے ہمدرد تھے ایسا ہی تو ان کے لئے ہو''۔ (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 530)

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے

''اور اس (خدا) کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں''۔ (الدھر آیت نمبر 9)

رپورٹ: فہیم احمد خادم صاحب۔ غانا

لجنہ اماء اللہ غانا کا 24واں سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ غانا کا 24واں سالانہ اجتماع مورخہ 30/ اور 31/ اگست ۲۰۰۲ء کو ایسٹرن ریجن کے Oda سیکنڈری سکول میں منعقد ہوا۔

اجتماع کا آغاز حسب روایت نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ اس کے بعد محترمہ حوا صادق صاحبہ نے درس دیا۔ روٹ مارچ Hakeem Oda کی سڑکوں پر کیا گیا۔ غانا میں روٹ مارچ اجتماعات کا اہم حصہ ہے جس میں سب ممبرات خوشی اور کوشش سے شامل ہوتی ہیں۔ اس مارچ میں لجنات نے سفید لباس زیب تن کیا ہوتا ہے جو بہت ہی بھلا لگتا ہے اور شہر کی سڑکوں پر Songs of Praises اور درود شریف گاتے ہوئے گزرتی ہیں۔ راہ گیر اور چلتی گاڑیاں رُک کر اسے دیکھتی ہیں۔ اس مارچ میں تنظیم اور شرکت کے لحاظ سے جماعتوں میں مقابلہ ہوتا ہے۔ امسال برانگ اہافو ریجن اول رہا۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر و مربی انچارج غانا نے خطبہ جمعہ دیا۔

افتتاحی تقریب

غانا میں لجنہ اور ناصرات کا اجتماع اکٹھا ہوتا ہے۔ اجتماع کا ایک سیشن ناصرات کے لئے اور دوسرا سیشن لجنہ کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ امسال ناصرات کے لئے جو موضوع چنا گیا وہ تھا ''احترام والدین اور ناصرات کی ذمہ داریاں''۔

دو بجے بعد دوپہر اس سیشن کے ساتھ ہی اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا جو مکرمہ بشریٰ عمر صاحبہ سیکرٹری ناصرات کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی محترمہ Susana Agyei تھیں جبکہ گیسٹ سپیکر وزارت پرائمری، سیکنڈری و گرلز چائلڈ ایجوکیشن کی وزیر Hon Mrs. Chriatian Churcher تھیں۔ آپ پہلے روز شامل نہ ہو سکیں لیکن دوسرے روز تشریف لائیں اور اجتماع سے خطاب کیا۔

سب سے پہلے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا گیا جس کے بعد Miss Mansoora Baidoo نے تلاوت قرآن مجید کی اور مکرمہ مریم زاہد صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کا منظوم قصیدہ

'یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ .... کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ مکرمہ رضوانہ مصطفیٰ صاحبہ نے ناصرات کا عہد دہرایا جس کے بعد Miss Farida Kusi نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔

امیر صاحب کے خطاب کے بعد Miss Maryam Arkoh نے حقوق والدین کے موضوع پر تقریر کی۔

ناصرات ڈسپلے

ناصرات ڈسپلے میں تمام ناصرات نے حصہ لیا۔ ہر ریجن کی ناصرات نے باری باری سٹیج پر آ کر مختلف پروگرام پیش کئے جو مختلف تربیتی موضوعات پر تھے۔ مثلاً برانگ اہافو ریجن کی ناصرات نے ایک دعوت الی اللہ نشست منعقد کی۔

علمی و ورزشی مقابلے

رات کو علمی مقابلہ جات ہوئے جس کی صدارت مکرمہ حاجیہ رحمت مسلم صاحبہ نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے کی۔ ناصرات نے یسرنا القرآن، تلاوت قرآن کریم اور دینی معلومات کے مقابلہ میں حصہ لیا۔ ناصرات کے بعد لجنہ کے مقابلے بھی منعقد ہوئے جس میں ہر ریجن سے منتخب ناصرات اور لجنات نے حصہ لیا۔
اجتماع کے دوسرے روز ورزشی مقابلوں کا پروگرام تھا۔ مختلف ورزشی مقابلے اور کھیلیں ہوئیں۔ معمر عورتوں کے لئے بھی بعض پروگرام رکھے گئے۔

• دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت Madam Hajira Koray نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ غانا نے کی۔ اس میں گیسٹ سپیکر وزارت وومن افیئرز کی خاتون وزیر Mrs.Gladys Asmah تھیں۔ اس دن اکرا میں بچوں کا قومی دن منایا جا رہا تھا جس میں مصروفیت کی وجہ سے وہ خود شامل نہ ہو سکیں البتہ انہوں نے Mrs. Mariam Takie کو اپنی نمائندگی میں بھجوایا۔

لجنہ کے اس اجتماع کا Theme تھا ''مومن عورت! سماجی اور اخلاقی تبدیلی کی ضامن''۔

تلاوت و نظم کے بعد لجنہ کا عہد دہرایا گیا اس کے بعد مکرم امیر صاحب غانا نے خطاب کیا۔ آپ کے بعد مکرمہ خدیجہ عیسیٰ احمد صاحبہ نے ''خاندانی تنازعات! قومی ترقی کے لئے خطرہ'' کے عنوان پر اور محترمہ فضیلہ مجیب الرحمٰن صاحبہ نے ''دین میں عورت کا مقام'' کے موضوع پر تقریر کی۔

وزارت وومن افیئرز کی نمائندہ Mrs. Mariam Takie نے تقریر کرتے ہوئے ملک کی سوسائٹی میں عورت کے کردار کی وضاحت کی اور بتایا کہ عورت کے مسائل کی اصل وجہ غربت اور جہالت ہے اور اسی وجہ سے جرائم اور بداخلاقیاں جنم لیتی ہیں۔ انہوں نے بچوں کی تعلیم و تربیت پر زور دیا۔

اس دن چونکہ غانا میں بچوں کا قومی دن منایا جا رہا تھا اس ضمن میں بچوں کی بہبود کے لئے گھانا کمیشن کی طرف سے فنڈ کی اپیل کی گئی جس پر صدر لجنہ کی طرف سے دو ملین سیڈیز کا ایک چیک وزارت کی نمائندہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

وزارت پرائمری، سیکنڈری اور گرل چائلڈ ایجوکیشن کی خاتون وزیر جو کل تشریف نہ لا سکی تھیں وہ آج تشریف لائیں اور خطاب فرمایا۔ اس کے بعد لجنہ کی سالانہ نمائش کا افتتاح ہوا جس میں لجنہ نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی اشیاء کی نمائش کی۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کا آغاز چار بجے سہ پہر شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد Songs of Praises پیش کئے گئے۔ ان پاکیزہ نغمات کے بعد Madam Sarah Anderson نے ''HIV وائرس کے حامل لوگوں سے شفقت'' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے سوالوں کے جواب دئے۔ اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات اور لجنات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ سپورٹس میں سنٹرل ریجن اول رہا۔ مجموعی کارکردگی میں اکرا ریجن اول قرار دیا گیا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے انعامات تقسیم کئے۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور یہ اجتماع اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔ شامل ہونے والی لجنات کی تعداد 6800 رہی۔
(الفضل انٹرنیشنل 7 فروری 2003ء)

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

حضرت اماں جان کی محبتیں اور شفقتیں

بڑا آدمی کون ہے؟ عام تصور یہ ہے کہ وہ اپنے محل نما مکان میں عام آدمیوں کی پہنچ اور رسائی سے دور' الگ تھلگ رہتے ہوئے' نوکروں' کارندوں کے جھرمٹ میں خدمت کرواتے اور تعریفی کلمات سن سن کے پھولے نہ سماتے ہوئے' اپنا وقت گزارتا ہے- دوسروں کی خبر گیری کرنا اس کے معمول میں شامل نہیں- کیونکہ اس کا نظریہ یہ ہے! کیا میں اتنا گر جاؤں کہ غریبوں کے گھروں میں جاؤں- انہیں میرے پاس آنا چاہئے- یہ ہے عام تصور بڑے آدمی کا- لیکن وہ جو امام الوقت کی زوجہ محترمہ تھیں وہ جن کے لاکھوں چاہنے والے- احترام کرنے والے- پیار- ادب اور محبت سے حضرت اماں جان کہنے والے' ان کا مقام کتنا بلند' ان کا رتبہ کتنا بڑا' مگر ان کا کردار کتنا قابل رشک کہ نہ دربار لگے عورتیں حاضر ہوں- تعریفوں کے پل باندھیں- خدمت کریں اور طالب ہوں محض ایک حرف شفقت کی- مگر یہاں کیفیت بالکل برعکس- یہ عظیم شخصیت ہر ایک کی خبر گیری کو' ہر ایک کا حال پوچھنے خود ہر گھر میں پہنچتی ہیں- کوئی بڑے پن کا احساس نہیں- بے تکلفی سے ہر گھر میں جاتی ہیں مشورہ بھی دیتی ہیں اور ہدایات بھی- اس میں اپنائیت بھی ہے اور پیار بھی- گھر والے خوشی بھی محسوس کرتے ہیں اور فخر بھی- کہ امام الوقت کی زوجہ محترمہ' ایک عظیم ہستی ان کے ہاں خود تشریف لائیں- ہر فرد کا حال پوچھا' ہر فرد میں دلچسپی لی- یوں محسوس ہوا گویا اس گھر کا کوئی بڑا سب افراد کی بہتری کے لئے کوشاں ہو- یہ تھیں حضرت اماں جان' اور یہ تھیں ان کی مصروفیات-

ایک روز ہمارا دروازہ بھی کھٹکھٹایا گیا- اور یہ قادیان نہیں بلکہ اس سے 17 میل دور علی وال (ایک چھوٹا سا نہری قصبہ)- دروازہ کھولا گیا تو والدہ محترمہ نے دیکھا کہ ایک محترم خاتون اپنی نوکرانی کے ساتھ دروازے پہ موجود ہیں- انہیں حیرانی ہوئی- تعجب ہوا اور بھرپور خوشی بھی کیونکہ یہ تو حضرت اماں جان تھیں- قادیان سے دور- اس نہروں کے سنگم' اس اچھلتے کودتے پانیوں کے مرکز میں اور یہاں کھینچ لائی انہیں اپنے محترم بھائی حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (جنہیں دمہ کی شکایت تھی) کی محبت- بھائی کو تکلیف ہے- تبدیلی آب و ہوا کا اثر شاید خوشگوار ہو- اور علی وال بہت پرفضا مقام- ٹھنڈے پانی بھی' سایہ دار درخت بھی- مگر جب معلوم ہوا کہ کینال ڈسپنسری کے انچارج ایک احمدی ڈاکٹر ہیں تو وہی محبت کا جذبہ جو انہیں قادیان کے ایک ایک گھر کی طرف لے جاتا وہی رابطہ کی خواہش' خبر گیری ہی نہیں بلکہ محبت کا جذبہ' یہاں بھی لے آیا- والدہ محترمہ نے دروازہ کھولا- انہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ اتنی معزز ہستی ایک معمولی سی فیملی کے افراد کو ملنے آ سکتی ہے- حضرت اماں جان اندر تشریف لائیں تو اس چھوٹے سے مگر صاف ستھرے مکان کو دیکھ کر خوش ہوئیں! آمنہ' تم نے گھر بڑا صاف رکھا ہے- یہ تھا آپ کا پہلا ارشاد- ایک معزز ہستی سے ایسی شاباش ملے تو کتنی خوشی ہوتی ہے اور والدہ محترمہ' ایک معزز مہمان کے یکدم آ جانے پہ جو تردد کی سی کیفیت ہوتی ہے' وہ بھول گئیں- پھر حضرت اماں جان بڑی بے تکلفی سے کچن میں چلی گئیں- نہ کوئی حکم نہ ارشاد کہ مجھے فلاں برتن چاہئے- خود ہی اپنا کام کر رہی ہیں- فرمانے لگیں میر محمد اسحٰق صاحب اور ان کے بیٹے بیٹیاں نہر کے کنارے بیٹھے ہیں- وہاں وہ مچھلی پکڑیں گے اور پھر ہم خود ہی پکائیں گے- اس لئے کچن سے ایک کڑاہی نکالی- ایک چھلنی اور کچھ اور برتن لئے- اور پھر جانے لگیں- مگر امی اس طرح تو جانے نہیں دیں گی- مگر ان کے ذہن میں ایک سوال کلبلایا: ایسے جنگل میں ایک معزز مہمان کی خاطر مدارت کیسے کی جائے- یہاں سے تو فوراً کچھ بھی نہیں مل سکے گا- مگر جنتی لوگوں کے لئے جنت کے میووں کا پہلے ہی انتظام ہو چکا تھا- ہوا یہ کہ آپ کی آمد سے تھوڑی دیر پہلے مولوی غلام احمد ارشد صاحب مع اپنی اہلیہ کے تشریف لائے اور وہ ایک پھل کی ٹوکری بھی ساتھ لائے جس میں چار پانچ قسم کے پھل تھے- تو "رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی لاج" والی بات ہو گئی- اور ایک معزز مہمان کے شایان شان انتظام ہو گیا- حضرت اماں جان مچھلی پکانے کا سامان نوکرانی سے اٹھوا کے چل دیں- مچھلی پکڑنا تو حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اور ان کے ساتھیوں کو مصروف رکھنے کے لئے تھا- نہ جانے پکڑی گئی یا نہیں- لیکن والدہ نے دوپہر کے کھانے کی دعوت دی اور سب معزز مہمان تشریف لائے- تناول ما حضر پہ خوشی کا اظہار کیا-

حضرت اماں جان کی ایک اور بات: ہمارے گھر کے صحن میں ایک بہت بڑا آم کا درخت تھا- جو سیزن میں آموں سے لدا ہوتا- اسے دیکھ کر حضرت اماں جان بہت خوش ہوئیں- کہنے لگیں- لڑکیو! بڑی صابر ہو- سنا ہے کہ اتنے آم دیکھتی ہو اور توڑتی نہیں- امی نے عرض کی- کہ اس درخت کے کچے آم جھڑ بہت جاتے ہیں- فرمانے لگیں: اب نہیں جھڑیں گے- اللہ نے دعا قبول کی اور اس کے بعد آم بہت کم جھڑے- ایک بات کا میری امی بصد خوشی اظہار کرتی رہیں- وہ یہ کہ سب بچوں کو پیار بھی کیا اور دعا بھی دی- چھوٹی چھوٹی باتوں کی تعریف کی- اس سے سب کو ایسی خوشی ملی گویا ہمارے گھر میں چاندنی بکھر گئی- خوشی پھیل گئی- محض ایک مشفق اور مہربان وجود کی آمد سے- بہر حال دوپہر کا کھانا کھایا- قدرے آرام کیا اور سہ پہر کو چائے پینے کے بعد سارا قافلہ رخصت ہوا- ہماری علی وال کی تاریخ میں ایک درخشاں باب کا اضافہ کرتے ہوئے-

اس چھوٹے سے واقعہ میں حضرت اماں جان کی شخصیت کا ایک اور پہلو بھی نمایاں ہوتا ہے- یعنی اپنے بھائی سے محبت- ان کی دلداری اور ان کی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش- حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کو ان دنوں دمہ کی تکلیف تھی- محترم بہن بھائی کی تکلیف پر پریشان ہوئی- سوچا کہ جگہ کی تبدیلی شاید تکلیف میں کمی کا موجب ہو- انہیں پرفضا مقام پہ لے جایا جائے- انہیں کتابوں کے علاوہ کسی اور چیز میں مشغول کیا جائے تو شاید بیماری میں کمی ہو- اپنے بھائی کی محبت میں ہر ممکن کوشش کی- ایک شفیق اور پیار کرنے والی بہن کی محبت کی آئینہ دار-

حضرت اماں جان کی علی وال آمد کی خبر روزنامہ الفضل میں چھپی:

"حضرت اماں جان آج حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کو تبدیلی آب و ہوا کیلئے موٹر میں علی وال متصل بٹالہ شہر کی کوٹھی لے گئیں اور ڈاکٹر محمد اشرف صاحب احمدی سب اسسٹنٹ سرجن کے ہاں قیام کیا- شام کو واپس تشریف لے آئیں- حضرت میر صاحب کو دمہ کے دورہ میں تخفیف ہے- اصل بیماری بدستور ہے- احباب درد دل سے دعا کریں"-

(الفضل 19 ستمبر 1940ء)

علی وال یقیناً ایک خوبصورت جگہ- بڑی اور چھوٹی نہروں میں اچھلتے کودتے پانیوں کا نظارہ- آموں سے لدے ہوئے قطار اندر قطار درختوں کی رونق- اور یہ خوبصورت نظارے ہر کسی کو اپنی جانب کھینچتے- سو اماں جان ایک بار پھر یہاں تشریف لائیں- ایک بار پھر انہوں نے اپنے مبارک قدم اس گھر میں رکھے- دوسری بار میں حاضر نہیں تھا- مگر والد محترم کی ڈائری میں درج ہے کہ آپ دوبارہ تشریف لائیں افسوس ہے کہ کوئی مزید تفصیل درج نہیں- بہر حال یہ ان کی محبت تھی- شفقت تھی- کرم نوازی تھی کہ دوبارہ اس چھوٹے سے گھر میں تشریف لائیں اور اس معمولی سے گھرانے کو عزت بخشی- اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ- عظمت کا اظہار- بڑے ہو کے چھوٹوں کا اتنا خیال- ان سے محبت کا ایسا اظہار- یہ ہے اصل بڑا پن جس کا مظاہرہ حضرت اماں جان نے اپنے پرائے چھوٹے بڑے سب سے کیا-

قادیان میں ہمارا گھر محلہ دارالبرکات میں تھا' خاندان کے گھروں سے کافی فاصلہ پہ- لیکن یہاں بھی ایک روز دروازہ پہ دستک ہوئی- کھولا گیا تو یہی شفیق ہستی موجود تھیں- ہنستی' مسکراتی اندر تشریف لائیں- امی کو کہنے لگیں مجھے معلوم تھا کہ تم یہاں کہیں رہتی ہو- میں سیر کرتے ہوئے یہاں تک آئی تو تمہارا خیال آ گیا- سو حال دریافت کرنے آ گئی- کتنا خیال تھا اس مہربان ہستی کو ہر ایک کا کہ خود گھر گھر جا رہی ہیں ہر ایک کی خبر گیری- ہر ایک کی دلداری- خود ہر ایک کے پاس پہنچ کر گھر والوں کو خوشی دے رہی ہیں- عزت و افتخار سے نواز رہی ہیں- ایک پیار کرنے والی- خیال رکھنے والی پیاری ہستی- بہر حال اندر تشریف لائیں- سارا گھر پھر کے دیکھا صاف ستھرا گھر- بہت خوش ہوئیں- دعائیں دیں اور پھر چلی گئیں- یہ ہے بڑا پن کہ بڑے ہو کے چھوٹوں کا خیال رکھا جائے- بجائے اس کے کہ دربار لگا کر توقع کی جائے کہ سب حاضری دیں' خود گھر گھر جایا جائے- ہر ایک کا حال پوچھا جائے- دلداری کی جائے- عزت افزائی کی جائے- یہ روشنی کی چکا چوند ایسی ہوتی ہے جو ذہن پہ نقش ہو کے رہ جاتی ہے- ایسا نقش جو انمٹ ہوتا ہے- ایسی روشنی جو جگمگاتی رہتی ہے- اور وہ تابندہ اور روشن لمحے ہمارے حاصل زندگی بن جاتے ہیں-

جب صادق دوست صرف 4'3 تھے

قافلہ احمدیت کی موجودہ برق رفتار اور عالمگیر فتوحات اور عظیم دینی خدمات اور مثالی قربانیوں کو دیکھ کر نگاہیں خیرہ ہیں اور ایک عالم دنگ ہے- لیکن حق یہ ہے کہ اس بے مثال روحانی انقلاب کی حقیقی عظمت کا تصور صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ ہم عالم تخیل میں ایک صدی پیچھے جائیں اور اس زمانہ میں پلٹ کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بے بسی اور دردناک حالت کا بھی مشاہدہ کریں- آپ نے 9 فروری 1883ء کو لدھیانہ کے ایک صاحب کو اپنے دست مبارک سے لکھا کہ-

"اس پُرآشوب وقت میں ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں کہ اللہ اور رسول کی تائید کے لئے اور غیرت دینی کے جوش سے اپنے مالوں میں سے کچھ خرچ کریں اور ایک وہ بھی وقت تھا کہ جان کا خرچ کرنا بھی بھاری نہ تھا- لیکن جیسا کہ ہر ایک چیز پرانی ہو کر اس پر گرد و غبار بیٹھ جاتا ہے اب اسی طرح اکثر دلوں پر حب دنیا کا گرد بیٹھا ہوا ہے......

سو اگر اس عاجز کی فریادیں رب العرش تک پہنچ گئی ہیں تو وہ زمانہ کچھ دور نہیں جو نور (..........) اس زمانہ کے اندھوں پر ظاہر ہو اور الٰہی طاقتیں اپنے عجائبات دکھلاویں اس عاجز کے صادق دوستوں کی تعداد ابھی تین چار سے زیادہ نہیں-"

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 4-5 مرتب شیخ یعقوب علی صاحب اشاعت دسمبر 1908ء قادیان)

تبصرہ کتب

سفر آخرت

آداب و مسائل

نام کتاب: سفرآخرت - آداب و مسائل
مرتبہ: امۃ الرشید ارسلہ
ناشر: لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی
صفحات: 80

دنیا کی ہر چیز فانی ہے اور موت برحق ہے- ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے صرف خدا کی ذات کو بقا ہے- انسان کو اپنی عقبیٰ کی فکر کرنی چاہئے جہاں حیات جاودانی ملے گی- دین نے ہمیں جہاں ہر وقت آخرت کو یاد رکھنے کی تلقین کی ہے وہاں سفرآخرت کے آداب اور مسائل سے بھی آگاہ کیا ہے- آنحضرت ﷺ جہاں زندوں کے لئے رحمت تھے آپؐ مردوں کے لئے بھی رحمت بن کر آئے- آپؐ نے مرحومین کے لئے آداب سکھلائے- میت کے مسائل سے آگاہ فرمایا- جنازہ کے مراحل، غسل وغیرہ اور میت کی تعظیم کا سبق دیا ہے-

زیرتبصرہ کتاب سفرآخرت کے بارہ میں دینی تعلیم اور اس کے آداب و مسائل کے بارہ میں معلومات فراہم کرتی ہے- دنیا کی بے ثباتی 'بعث بعد الموت' حالت نزع کی دعائیں، تجہیز و تکفین و تدفین کے مسائل، جنازہ کے دینی مسائل صبر و رضا اور دیگر مسائل وفات کے بارہ میں مفید معلومات اس کتاب میں دی گئی ہیں- اللہ تعالیٰ ہمیں راضی برضاالٰہی رہنے اور غم کے موقع پر جملہ بدعات سے محفوظ رہنے اور دینی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے-

(ایم- ایم- طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34079 میں کلثوم اختر زوجہ بشیر احمد عارف قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے- طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/19500 روپے- ترکہ والد (بصورت نقد رقم) -/10000 روپے- نقد رقم -/20000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ کلثوم اختر زوجہ بشیر احمد عارف دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 لیاقت علی ولد نور محمد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم قاسم ولد بابو عبدالرحمٰن دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر 34110 میں خالد محمود ولد صالح محمد ناصر قوم آرائیں پیشہ دوکانداری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد خالد محمود ولد صالح محمد ناصر دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 صالح محمد ناصر والد موصی گواہ شد نمبر 2 لیاقت علی انجم ولد نور محمد دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر 34505 میں فرمان بی بی بنت گلشیر قوم جسرہ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیلوویٹس ڈیرہ احمد دین ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- ایک عدد گائے مالیتی -/3000 روپے- 2- تین عدد بکریاں مالیتی -/6000 روپے- 3- طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/30000 روپے- 4- نقرئی زیورات مالیتی -/1680 روپے- 5- نقد رقم -/28000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ فرمان بی بی بنت گلشیر ڈیرہ احمد دین ضلع خوشاب گواہ شد نمبر 1 ظہیر علی برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 گلشیر والد موصیہ

مسل نمبر 34553 میں عبدالغفار خان شاہد ولد قادر بخش خان قوم احمدی رند پیشہ پنشنر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قذافی کالونی ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- مکان رقبہ 5 مرلے واقع قذافی کالونی ملتان کا 1/2 حصہ مالیتی -/125000 روپے- 2- مکان رقبہ ایک کنال واقع دارالعلوم شرقی ربوہ کا 1/2 حصہ مالیتی -/50000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد عبدالغفار خان شاہد ولد قادر بخش خان ملتان گواہ شد نمبر 1 نعمت علی وصیت نمبر 27945 گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد خان اختر ولد نعمت علی خان ملتان

مسل نمبر 34554 میں نصیرہ بیگم زوجہ عبدالغفار خان شاہد قوم رند بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قذافی کالونی ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- مکان واقع قذافی کالونی رقبہ 5 مرلے کا 1/2 حصہ مالیتی -/125000 روپے- 2- مکان واقع دارالعلوم شرقی ربوہ ایک کنال کا 1/2 حصہ مالیتی -/50000 روپے- 3- حق مہر وصول شدہ -/32 روپے- 4- طلائی زیورات وزنی ساڑھے چار تولے مالیتی -/23000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ نصیرہ بیگم زوجہ عبدالغفار خان شاہد ملتان گواہ شد نمبر 1 نعمت علی ولد محمد علی قذافی کالونی ملتان گواہ شد نمبر 2 عبدالغفار خان شاہد خاوند موصیہ

مسل نمبر 34735 میں افتخار اللہ جنجی ولد حمید اللہ قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سرروڈ ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زرعی زمین واقع نبی سرروڈ رقبہ ساڑھے سات ایکڑ مالیتی -/150000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد افتخار اللہ جنجی ولد حمید اللہ نبی سرروڈ ضلع میرپور خاص گواہ شد نمبر 1 شکیل اختر شاہد معلم وقف جدید نبی سرروڈ ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد زاہد حلقہ صدر نبی سرروڈ ضلع میرپور خاص سندھ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ڈوگر ولد حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 14 فروری 2003ء بروز جمعہ عید کے تیسرے دن لاہور میں وفات پا گئے۔ دارالذکر لاہور میں مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں موصی ہونے کی وجہ سے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ڈوگر مرحوم مورخہ 3۔اپریل 2003ء بروز جمعرات لاہور میں وفات پا گئیں۔ لاہور چھاؤنی میں مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں دارالضیافت میں خاکسار نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی خاکسار نے کرائی۔ ہر دو کی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرمہ منصورہ حبیب صاحبہ بنت حبیب احمد خان صاحب (لاہور) کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم احسن احمد صاحب سونگی ابن مکرم سلمان رشید احمد صاحب سونگی (جرمنی) سے مورخہ 21 مارچ 2003ء محترم مکرم رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعوض پانچ لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مکرمہ منصورہ حبیب صاحبہ مکرم نور احمد خان صاحب امرتسری ابن مکرم شیخ مظفر الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ پشاور کی پوتی ہے۔ اور ڈاکٹر خلیل الرحمن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کی نواسی ہے۔ مکرم احسن احمد سونگی حضرت ماسٹر محمد بخش صاحب سونگی مرحوم آف ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان کے پوتے اور مکرم رفیق انجینئر صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم انوار الحق صاحب فخر الیکٹرونکس لاہور کے چھوٹے بھائی انظہار احمد صاحب کی اہلیہ بوجہ کینسر بیمار ہیں۔ ان کی مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح وشادی

مکرم نعمان احمد چیمہ صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے بھائی مکرم عرفان احمد صاحب چیمہ ابن مکرم ناصر احمد صاحب چیمہ سیکرٹری امور عامہ دارالیمن شرقی ربوہ کی شادی ہمراہ مکرمہ فاعقہ محمود صاحبہ بنت مکرم طارق محمود صاحب آف سیالکوٹ مورخہ 24 مارچ 2003ء کو انجام پائی۔ اس موقعہ پر نکاح کا اعلان مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اگلے دن مورخہ 25 مارچ 2003ء بروز منگل دارالیمن شرقی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے اختتام پر مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب ایڈیٹر الفضل ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر باثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سیمینار شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام 2۔اپریل 2003ء بروز بدھ شام 7-30 بجے ایوان محمود میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں "فرعون موسیٰ" کے بارے میں ایک تحقیقاتی مقالہ مکرم عبدالرحمان صاحب نے پیش کیا۔ نشست سے ربوہ کے مختلف حلقہ جات سے 100 کے قریب خدام نے استفادہ کیا۔ (مہتمم تعلیم)

درخواست دعا

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ رضی اللہ آدم بھر تیس سال جو کہ شیخ شمس الحق صاحب محلہ بشیر آباد کا پوتا ہے عرصہ چار ماہ سے بعارضہ بلڈ کینسر بیمار ہے انمول ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم ناصر محمود خان صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 29 فروری 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام "رامیز مصطفیٰ" تجویز ہوا ہے نومولود مکرم نثار محمد خاں صاحب آف نائیجیریا حال لندن کا پوتا اور مکرم فاروق احمد قاضی صاحب مرحوم آف لاہور کا نواسہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔ اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بنگلہ دیش کے 1200 خودکش حملہ آور انگریزی روزنامہ سٹار کی رپورٹ کے مطابق عراق کے خلاف امریکی جارحیت کا مقابلہ کرنے کیلئے بنگلہ دیش کے 1200 افراد نے خودکش حملہ آوروں کے سکواڈ میں اپنے نام درج کروا دیئے ہیں۔ بنگلہ دیش کی اسلامی تنظیموں کا کہنا ہے کہ برائی کے محور "بش اور بلیئر" کے خلاف جنگ کیلئے تیار ہیں۔ چٹا گانگ کے میئر نے کہا ہے کہ ایک لاکھ مجاہد بغداد بھیجیں گے۔

مذاکرات سے انکار کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین عبدالغنی بٹ نے کہا ہے کہ پاکستان کو شامل کئے بغیر بھارت سے مذاکرات کا کوئی فائدہ نہیں۔ بھارت کی جانب سے مذاکرات کا عمل شروع کرنے کا مقصد صرف وقت ضائع کرنا ہے۔ حریت کانفرنس کے ترجمان نے کہا کہ انسانی حقوق کی عالمی تنظیمیں مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی ریاستی دہشت گردی روکنے کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

ٹینکوں سے حملہ غزہ میں ایک پناہ گزین کیمپ پر اسرائیلی فوج نے ٹینکوں اور مشین گنوں سے عمارتوں کو نشانہ بنایا۔ دو فلسطینی جاں بحق اور 6 زخمی ہو گئے۔

بنگلہ دیش میں کشتی ڈوب گئی بنگلہ دیش میں کشتی ڈوبنے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 72 ہو گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ تمام لاشوں کی شناخت کر لی گئی ہے۔ کشتی میں 150۔ افراد سوار تھے جو ایک مال بردار بحری جہاز سے ٹکرا کر دریا میں ڈوب گئی۔

دنیا کا معمر ترین شخص دنیا کا معمر ترین جاپانی باشندہ یوکی چی چوگان جی ہے جس کی عمر 114 برس ہے۔ اس کا نام گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں شامل ہے۔ گزشتہ دنوں اس نے 114 ویں سالگرہ منائی جس میں اس کی 73 سالہ بیٹی بھی شریک ہوئی۔

کانگو میں فسادات اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ جمہوریہ کانگو میں نسلی فسادات میں اب تک 1000 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

پراسرار بیماری پراسرار بیماری کے باعث دنیا بھر میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 100 ہو گئی ہے۔ چین میں مزید دو ہلاکتیں ہوئی ہیں۔ 3 ہزار افراد اس بیماری کا شکار ہیں۔

افغانستان میں اتحادیوں پر حملے افغانستان میں اتحادی فوج کے ٹھکانوں پر راکٹوں سے حملے میں پانچ اتحادی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ صوبہ پکتیا میں نامعلوم افراد نے اتحادی ٹھکانوں پر تین میزائل داغے۔ خوست کے قریب اٹلی کے فوجیوں پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ دو طالبان جاں بحق اور 7 گرفتار کر لئے گئے۔ سپین بولدک میں امریکی طیاروں نے طالبان کے خلاف آپریشن شروع کر دیا۔

جنگ کا جلد خاتمہ جرمنی کے چانسلر شروڈر نے کہا ہے کہ اتحادیوں کی فتح کے ساتھ جنگ کا جلد خاتمہ اچھی بات ہو گی۔ عراق کی تعمیر نو اقوام متحدہ کی زیر نگرانی ہونی چاہئے۔ عالمی معیشت پر جنگ کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

جنگل کا قانون انڈونیشیا کی صدر میگاوتی سوئیکارنو پتری نے کہا ہے کہ امریکہ عراق میں جنگل کا قانون نافذ کر رہا ہے انہوں نے جکارتہ میں مسلمان خواتین کی بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عراق میں ہونے والی تباہ کاری کی شدید مذمت کی۔

21 طلباء زندہ جل گئے سائبیریا میں ایک سکول میں خوفناک آتشزدگی کے نتیجہ میں 21 طلباء اور ان کا استاد زندہ جل گیا اور سکول مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ 10 بچے شدید زخمی ہو گئے۔

گھانا میں 8 ہلاک گھانا میں صدر مملکت کا قافلہ جا رہا تھا کہ ایک اورلوڈ ٹیکسی جس میں 8۔ افراد سوار تھے تیز رفتاری کے باعث قافلے کی گاڑیوں سے ٹکرا گئی جس سے ٹیکسی میں سوار تمام افراد ہلاک ہو گئے

بین الاقوامی خلائی اسٹیشن روسی خلائی ایجنسی کے سربراہ نے کہا ہے کہ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کو اپنا مشن جاری رکھنے کیلئے 10 کروڑ ڈالر کی ضرورت ہے۔ تاہم رکن ممالک میں سے کوئی بھی اس قدر بڑی رقم فراہم کرنے پر تیار نہیں۔ روس نے پہلی مرتبہ اعتراف کیا ہے کہ امریکہ کی جانب سے تمام خلائی پروگرام ملتوی کرنے کے بعد آئی ایس آئی کی فنڈنگ روس کو ہی کرنا پڑے گی۔

چار سالہ ہومیوپیتھک ڈپلومہ کورس

ربوہ میں مقیم ایف ایس سی / میٹرک (سائنس) پاس احمدی طلباء و طالبات جو حکومت کا چار سالہ ہومیو پیتھک ڈپلومہ کورس (D.H.M.S) کرنا چاہتے ہیں وہ طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے درج ذیل اوقات میں رابطہ کریں:۔

1۔ برائے طالبات 7:00 بجے تا 8:00 بجے صبح

2۔ برائے طلباء 12:00 بجے تا 1:00 بجے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

سول انجینئر کی ضرورت

بی ایس سی انجینئرنگ یا ڈپلومہ ہولڈرز اور تجربہ رکھنے والے احباب جو ملازمت کے خواہشمند ہوں۔ اپنی درخواست دس روز کے اندر نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ تاخیر سے آنے والی درخواستیں قابل پیشرفت نہیں ہونگی۔ درخواست مقامی جماعت کی تصدیق سے بھجوائی جائے۔ (نظارت امور عامہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	9-اپریل	زوال آفتاب	12-10
بدھ	9-اپریل	غروب آفتاب	6-35
جمعرات	10-اپریل	طلوع فجر	4-20
جمعرات	10-اپریل	طلوع آفتاب	5-44

اپوزیشن نے بلاوجہ وردی کو مسئلہ بنا لیا

ہے صدر جنرل مشرف نے وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی اور حکمران جماعت کی پارلیمانی پارٹی کے سربراہ چودھری شجاعت حسین پر واضح کیا ہے کہ وہ ان پالیسیوں کا تسلسل چاہتے ہیں جن کی بدولت پاکستان گزشتہ 4 سال میں مضبوط ہوا ہے اور جن کی وجہ سے ملک کی حیثیت مستحکم ہوئی ہے- انہوں نے حکمران جماعت کی قیادت کو بتایا کہ ان پالیسیوں کی خاطر وہ منصب صدارت پر فائز ہوئے ہیں- صدر نے کہا کہ اپوزیشن نے بلاوجہ میری وردی کو ایک مسئلہ بنا لیا ہے' اپوزیشن کو جمہوریت اور ملک کی خاطر ترقی کے بارے میں سوچنا اور تجاویز دینا چاہئیں-

عراق کے بعد پاکستان کی باری نہیں آئیگی

دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ عراق کے بعد پاکستان کی باری نہیں آئے گی- اس ضمن میں ملائیشیا کے وزیر اعظم کا بیان ان کی ذاتی رائے ہوسکتی ہے ویسے بھی کولن پاول کہہ چکے ہیں کہ امریکہ' عراق کے بعد کسی دوسرے ملک کا رخ نہیں کرے گا- تاہم خدانخواستہ ایسی کوئی صورتحال پیدا بھی ہوگئی تو پاکستان اپنی سالمیت اور خودمختاری کا بھرپور تحفظ کرنے کا اہل ہے-

صادق آباد گیس پائپ لائن میں دھماکہ

صادق آباد ضلع رحیم یار خان کے گیس پائپ لائن میں ایک دھماکہ کے نتیجہ میں آگ بھڑک اٹھی- خیال ہے کہ یہ دھماکہ بم یا کسی حملہ کے نتیجہ میں ہوا ہے- اس کی وجہ سے پنجاب اور سرحد کے کئی علاقوں میں گیس کی سپلائی بند ہوگئی- آگ بجھانے کا عملہ موقع پر پہنچ گیا-

بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کردیا گیا

نیپرا نے بجلی کے نرخ میں اضافہ کردیا ہے- گھریلو اور زرعی استعمال پر 14.35 پیسے فی یونٹ جبکہ صنعتی استعمال والی بجلی دس پیسے فی یونٹ بڑھائی گئی ہے- تیل کی قیمتوں میں کمی بیشی کے پیش نظر یہ اضافہ ہوا ہے-

اعظم ہوتی کو دس برس قید' ڈیڑھ کروڑ جرمانہ اور جائیداد ضبط

احتساب عدالت کے جج چودھری مظہر حسین منہاس نے سابق وزیر مواصلات اعظم خان ہوتی کے خلاف کرپشن' ناجائز اثاثہ جات اور ٹیکس چوری کے ریفرنس میں جرم ثابت ہونے پر دس سال قید' ڈیڑھ کروڑ روپے جرمانہ اور تمام منقولہ وغیر منقولہ جائیداد بحق سرکار ضبط کرنے کی سزا سنائی ہے- 10 سال کیلئے نااہل قرار دے دیا گیا-

پاکستان اور زمبابوے شارجہ کپ کے فائنل میں

شارجہ کپ ٹورنامنٹ کا فائنل 10- اپریل بروز جمعرات پاکستان اور زمبابوے کے خلاف کھیلا جائے گا- زمبابوے نے سری لنکا کو ہرا کر فائنل کیلئے کوالیفائی کیا- زمبابوے کو تین سال کے بعد سری لنکا کے خلاف فتح حاصل ہوئی- سری لنکا نے 194 رنز کا ٹارگٹ دیا جو زمبابوے نے 49ویں اوور میں چھ وکٹ کے نقصان پر پورا کرلیا-

☆ شارجہ میں پاکستان کے باؤلر محمد زاہد اور بلے باز نوید لطیف کو ضابطہ کی خلاف ورزی کرنے پر بورڈ کی طرف سے ایک ایک میچ کھیلنے پر پابندی لگادی گئی ہے-

خبریں — امریکہ اور عراق جنگ

بغداد شہر کے وسط میں امریکی اور عراقی فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی ہورہی ہے اور امریکہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی فوج نے دو صدارتی محلوں اور وزارت اطلاعات سمیت تمام اہم سرکاری عمارتوں پر قبضہ کرلیا ہے- عراق نے کہا ہے کہ امریکیوں کے یہ دعوے بالکل غلط ہیں بغداد پر صدام حسین کا مکمل کنٹرول ہے- صدام انٹرنیشنل ائرپورٹ پر دوبارہ قبضے کیلئے عراقی فوج کے حملے جاری ہیں- عراقی فوج نے بغداد کے جنوبی نواحی حصے میں قائم امریکی مواصلاتی سنٹر پر حملہ کرکے دو فوجی اور دو صحافی ہلاک کردیئے- عراقی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے امریکی فوج کی بغداد کی جانب پیش قدمی روکنے کیلئے دریائے دجلہ کے جنوبی علاقے میں دو پلوں کو اڑا دیا ہے- اتحادی فوجوں نے ان علاقوں پر بھی فائرنگ کی ہے جہاں صدر صدام حسین اور ان کے بیٹے موجود تھے خدشہ ہے کہ وہ ہلاک یا شدید زخمی ہوگئے ہیں- عراقی ٹیلی ویژن نے ایک بار پھر ایسی تصاویر نشر کی ہیں جن میں صدر صدام حسین اعلیٰ سطح کے اجلاس کی صدارت کررہے ہیں- صدام کے بیٹے اور ری پبلکن گارڈ کے سربراہ بھی اجلاس میں شریک ہیں- یہ واضح نہیں ہوسکا کہ یہ اجلاس کب اور فلم کہاں بنائی گئی-

عراقی وزیر اطلاعات نے بغداد شہر کے وسط میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا- برطانوی نشریاتی ادارے کے مطابق بغداد میں شدید لڑائی' اہم سرکاری عمارات پر امریکی قبضے کے دعوے کے بعد وزیر اطلاعات کی پریس کانفرنس انتہائی اہمیت کی حامل ہے- ایسے وقت میں بغداد کے مرکزی حصے میں واقع ہوٹل کی چھت پر پریس کانفرنس نفسیاتی جنگ میں عراقی حکومت کیلئے فتح کی حیثیت رکھتی ہے انہوں نے پریس کانفرنس میں امریکیوں کو جھوٹا اور ان کے دعووں کو بالکل غلط قرار دیا- امریکہ بغداد کے ایک انچ پر بھی قبضہ نہیں کرسکے گا- بغداد میں داخل ہونے والا کوئی امریکی زندہ واپس نہیں جائے گا- بغداد شہر اور اس کے گردونواح میں مسلسل بمباری سے تمام ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے ہیں اور ان کے لئے ہسپتالوں میں بستر نہیں ہیں- برطانوی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ عراقی صدر صدام حسین کے کزن اور جنوبی عراق کے کمانڈر علی الحسن المجید بمباری سے ہلاک ہوگئے ہیں اور ان کی لاش بھی مل گئی ہے-

امریکہ نے عراق میں نئی فوج کے قیام کیلئے اقدامات شروع کردیئے ہیں- ان کوششوں کا آغاز امریکہ کی طرف سے صدام کے باغی جلاوطن افراد کی عراق واپسی سے کیا گیا ہے امریکہ نے سینکڑوں افراد کو واپس عراق پہنچا دیا ہے-

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29